© rasailojaraid.com

جامعات کا ماحول اور دینی تعلیم

س: ''رسائل و مسائل'' (جنوری ۲۰۰۵ء) میں ''خواتین اور دعوت دین میں رکاوٹیں'' کے تحت پیش کی گئی رائے سے اتفاق نہیں۔ والدین اگر بچیوں کو یونی ورسٹی میں حصولِ تعلیم کی اجازت نہیں دیتے تو بجا ہے۔ اس لیے کہ جامعات کا عربی اور قرآن و سنت کے حوالے سے معیار نا قابلِ اطمینان ہے' جب کہ دینی مدارس اس حوالے سے ایک معیار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ عموماً جامعات کی تعلیم لادینی اور مخلوط ماحول میں ہوتی ہے جو شرعاً صحیح نہیں اور والدین کے لیے عدمِ اطمینان کا باعث بھی ہے۔ لہٰذا خواتین کے لیے دینی مدارس کو ترجیح دینا ہی بہتر ہے۔ خواتین کا بنیادی فریضہ گھر اور بچوں کی تربیت ہے' جب کہ ہمارے ہاں تعلیم ملازمت کے حصول کے لیے حاصل کی جاتی ہے۔ چنانچہ یونی ورسٹی وغیرہ میں خواتین کے حصولِ تعلیم پر اس قدر زور دینا مناسب نہیں۔

ج: کسی بھی شخص کو دلیل اور تجزیے کی بنیاد پر کسی بھی رائے سے اختلاف کا پورا حق ہے۔ لیکن دینی مدارس اور سرکاری یا غیر سرکاری جامعات سے سندِ فراغت لینے والے' عربی اور اسلامیات کے شعبوں کے طلبہ و طالبات کی علمی صلاحیت کے بارے میں عمومی فتویٰ شاید کچھ زیادتی ہے۔ میرے اپنے طلبہ میں ایسے افراد شامل ہیں جو کسی دینی مدرسے سے فارغ نہ تھے' لیکن انھوں نے ایم اے کا مقالہ عربی زبان میں تحریر کیا جسے عرب ممتحنین نے جانچا اور معیاری قرار دیا۔ ان طلبہ اور طالبات میں سے بعض اس وقت اندرون و بیرون ملک تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ہاں' یہ بات درست ہے کہ سرکاری جامعات میں ایم اے اسلامیات کے نصاب میں چونکہ عربی پر عبور نہ شرط ہے اور نہ اس کے لیے دورانِ تعلیم کوئی اہتمام کیا جاتا ہے اس بنا پر کسی کا اسلامیات میں کسی جامعہ سے ایم اے کرنا' عربی پر عبور کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ گذشتہ ۳۵ برس میں جن فارغ التحصیل حضرات کے انٹرویو میں نے خود کیے ہیں' ان میں یہ معاملہ محض سرکاری جامعات نہیں' بلکہ خود دینی مدارس سے فارغ التحصیل حضرات کے ساتھ بھی پیش آیا ہے اور وہ عربی میں تقریباً یکساں معیار کے پائے گئے ہیں۔ الا ماشاءاللہ!

© rasailojaraid.com